بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر -۹۱-

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲ | ۲ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۶ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۲ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۵۱

مدینۃ المسیح

لاہور ۲۹ ماہ تبلیغ۔ گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ آپ کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ ماہ تبلیغ۔ حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل کو لائلپور اور ڈسکہ بغرض تربیت و اصلاح بھیجا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۶ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ

(۵)

ہوشیارپور کے ۲۰ فروری کے جلسہ میں احمدی مبلغین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچانے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے آپ سے برکت حاصل کرنے کے متعلق جو مختصر تقریریں کیں۔ ان میں سے کچھ اور درج ذیل کی جاتی ہیں:-

ملایا:- محمد زہدی صاحب

ہیں خدا تعالےٰ کی برکات اور انوار سماوی کا مشاہدہ کرنے کے بعد اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ پیارے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے زمانہ میں احمدیت اور حقیقی اسلام نے اس قدر ترقی پائی ہے۔ کہ دوست و دشمن اس شاندار کامیابی پر انگشت بدنداں ہیں۔

آپ کے عہد مبارک میں ہی ہمارے ملک جزیرہ نما ملایا اور سٹریٹ سیٹلمنٹ میں احمدیت کی آواز پہنچی۔ یہ آواز تین مبلغوں کے ذریعہ سے پہنچی۔ جو ۱۹۳۵ء میں حضور نے بھیجے۔ یہ مبلغ تحریک جدید کے ماتحت گئے تھے (۱) عبد اللہ صاحب (۲) مولوی عنایت اللہ صاحب (۳) مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل موخر الذکر مبلغ ابھی تک اسی ملک میں ہیں۔

ان لوگوں کے ذریعہ کئی خاندانوں نے احمدیت قبول کی۔ ان خاندانوں میں سے ایک ہمارا خاندان بھی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی تسلی کے لئے کئی طالب علم قادیان بھیجے۔ تاکہ احمدیت اور حقیقی اسلام کی اصل تعلیم حاصل کریں۔ ان طالب علموں میں سے ایک یہ خاکسار ہے۔ خاکسار آج کل مولوی فاضل کی تیاری کر رہا ہے خدا تعالےٰ اس امتحان میں کامیاب کرے۔ تو احمدیت یعنی اسلام کی حقیقی تعلیم کو اپنے ملک میں پھیلانے کے لئے مصروف ہو جاؤں۔

سروبایا:- ملک عزیز احمد صاحب

مکرم ملک عزیز احمد صاحب بی۔اے کی بجائے جو اس وقت بھی سروبایا میں مصروف تبلیغ احمدیت ہیں۔ انچارج صاحب تحریک جدید نے بیان کیا۔ کہ

یہ علاقہ جزیرہ جاوا میں ہے۔ لیکن بوجہ ایک طرف ہونے کے جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور قادیان سے تقریباً چار ہزار میل کے فاصلہ پر مشرق کی طرف ہے۔ اس علاقہ میں تحریک جدید کے واقفین زندگی میں سے ملک عزیز احمد صاحب بی اے فروری ۱۹۳۶ء میں بتاویہ پہنچے۔ اور پیغام حق پہنچانے کا کام شروع کیا۔ پھر جنوری ۱۹۳۸ء میں سروبایا میں کام شروع کیا درمیان میں ایک سال کے لئے ہندوستان آئے۔ اور اب وہاں اپنے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کئی خاندان وہاں احمدی ہو چکے ہیں۔ افراد کی تعداد دو صد کے قریب ہے۔ مقامی جماعت کے خرچ پر وقتاً فوقتاً ملائی اور ڈچ زبان میں ٹریکٹ شائع کر کے بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس علاقہ پر جاپان کا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے حالات کا علم نہیں ہو رہا۔ بہرحال وہ مع اہل و عیال وہاں ہیں۔ اور تبلیغی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ سید شاہ محمد صاحب بھی ۱۹۳۶ء سے علاقہ جاوا میں تبلیغی فرائض باوجود صحت خراب ہو جانے کے پوری تندہی سے سر انجام دے رہے ہیں اور اُس وقت سے ابتک وہیں ہیں۔

سنگاپور:- مولوی غلام حسین صاحب

مکرم مولوی غلام حسین صاحب مولوی فاضل کی بجائے کہ وہ بھی اپنے علاقہ میں مصروف تبلیغ ہیں۔ انچارج صاحب تحریک جدید نے فرمایا:-

یہ علاقہ قادیان سے جانب جنوب مشرق تقریباً تین ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کا مرکزی مقام سنگاپور ہے۔ اس علاقہ میں تحریک جدید کے واقفین میں سے مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مولوی فاضل۔ مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری مولوی فاضل اور مبارک احمد صاحب مونگھیری کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کے سوائے باقی احباب مختلف ریاستوں میں تبلیغی فرائض سر انجام دینے کے بعد واپس آ چکے ہیں۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز جون ۱۹۳۵ء میں اس علاقہ میں پہنچے اور سنگاپور میں اور اس کے گرد و نواح میں کام شروع کیا۔ ان کو صرف چھ ماہ تک معمولی گذارہ کی رقم دی جاتی رہی۔ اس کے بعد سے ابتک وہ خود کما کر اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ اور پوری تندہی سے تبلیغی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ دفتر تحریک جدید کی طرف سے صرف ڈاک کا خرچ ان کو دیا جاتا ہے۔ باوجود شدید مخالفت کے بڑی ہمت سے تبلیغ کے کام میں مصروف ہیں۔ ۱۹۴۰ء تک ۶۰ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔ اس کے بعد جنگ کی وجہ سے خط و کتابت کا سلسلہ بند ہے۔

جزائر شرق الہند { مولوی رحمت علی صاحب / مولوی محمد صادق صاحب / مولوی عبد الواحد صاحب

جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے ان کے متعلق فرمایا:-

۱۹۲۵ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مشہور مشن سماٹرا قائم ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مردم شناس آنکھ نے مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل کو وہاں کے لئے منتخب فرمایا۔ مولوی صاحب نہایت سادہ مزاج انسان اور بظاہر لوگوں کے خیال میں اس کام میں کامیاب نہ ہونے والے نظر آتے تھے۔ مگر حضرت فضل عمر کی روحانی توجہ کے طفیل اس مشن میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ اور بعض لحاظ سے یہ مشن دوسرے سب مشنوں سے ترقی میں بڑھ گیا۔ جب مولوی رحمت علی صاحب کچھ عرصہ کے بعد واپس آئے۔ تو سماٹرا کے ایک بڑے تاجر اور ایک وہاں کی گورنمنٹ کے آفیشل معہ اپنی بیوی اور بچوں کے ان کے ساتھ قادیان آئے۔ اس لحاظ سے مولوی رحمت علی صاحب پہلے مشنری تھے۔ کہ جس ملک میں تبلیغ کے لئے گئے۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

وہاں سے واپسی پر اعلیٰ طبقہ کے لوگوں کو ساتھ لائے۔ اور مرد ہی نہیں عورتیں اور بچے بھی ساتھ آئے۔ وہاں کی گورنمنٹ پر ہمارے مشن کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ جب گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر سی این مریا ساکو جو ایک ڈچ افسر تھے جدہ میں قنصل مقرر کر کے بھیجا گیا۔ تو ساتھ ہی ان کو یہ بھی ہدایت دی گئی۔ کہ وہ قادیان جا کر وہاں سے ذاتی تعارف پیدا کریں۔ اس وقت سماٹرا میں کئی جگہ جماعتیں قائم ہیں۔ اور باقاعدہ مشن ہیڈ کوارٹرز میدان اور پیڈنگ میں ہیں۔ میدان مشن کے انچارج مولوی محمد صادق صاحب ہیں۔ مولوی رحمت علی صاحب سماٹرا کے بعد جاوا کے دارالسلطنت بٹاویا میں مشن کے انچارج ہیں۔ کہ بٹاویا مشن کی شاخوں کے طور پر جاوا میں گاروت اور دوسری جگہ مشن کھولے گئے۔ سماٹرا ملایا جاوا سیلیبز اور بورنیو کے طالب علم قادیان دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے شروع سے آرہے ہیں۔ اور ان میں سے کئی یہاں سے دینی تعلیم مکمل کر کے مبلغ بنے ہیں۔ چنانچہ مولوی ابوبکر صاحب آنریری مبلغ کے طور پر سماٹرا میں اور مولوی عبدالواحد صاحب پیڈ مبلغ کی حیثیت سے گاروت مشن کے انچارج ہیں۔ اس وقت ان ممالک پر جاپان کا قبضہ ہے۔ اور ہم صحیح طور پر نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہمارے مبلغ اور وہاں کے احمدی کس حال میں ہیں۔ دو دفعہ ان کی خیریت کی ریڈ کراس سوسائٹی کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ اس وقت ہم سب ان کی خیریت و کامیابی کے لئے دل سے دعا کرتے ہیں۔

چین —— مولوی عبدالواحد صاحب

چین میں تبلیغ احمدیت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مولوی عبدالواحد صاحب نے فرمایا

جون ۱۹۳۵ء میں چین میں تبلیغی مشن قائم ہوا۔ ۳۵ء سے ۱۹۳۸ء تک یکے بعد دیگرے صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے۔ خاکسار عبدالواحد۔ چوہدری محمد اسحٰق صاحب تین مبلغین کینٹن اور ہانگ کانگ کے علاقوں میں تحریک جدید کے ماتحت تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مذکورہ بالا دو بڑے شہروں میں تبلیغی مراکز قائم کئے۔ گردونواح میں تبلیغی دورے کئے۔ مسلم، عیسائی، بدھ، کنفیوشس اور لامذہب اقوام زیر تبلیغ رہیں۔ مبلغین کے ذریعہ چینی۔ عربی۔ انگریزی۔ فارسی میں تبلیغ ہوئی۔ جلسوں میں لیکچر دیئے۔ اور انفرادی طور پر تبلیغ حق کا کام کیا گیا۔

عربی اور انگریزی اور چینی زبان میں تبلیغی خطوط طبع کرا کر مساجد گرجوں۔ سکولوں اور سوسائٹیوں میں بھیجے۔ انگریزی اور عربی میں طبع شدہ احمدیہ کتب تعلیم یافتہ معززین میں تقسیم کیں۔ سن رائز اور ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو تبلیغ کی۔ اخبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور حضور کے پسر موعود کے نشان کا اعلان کیا۔ انگریزی اور چینی زبانوں میں ٹریکٹ طبع کرا کر ہزاروں کی تعداد میں دور و نزدیک پہنچائے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ شائع کیا۔ ایک اور رسالہ چینی زبان میں طبع کرایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بیان کیا گیا۔ اور آپ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی۔

خاکسار کے ذریعہ سات افراد نے بیعت کی۔ میرے عرصہ قیام میں جماعت کی تعداد بفضلہ تعالےٰ ۱۲ افراد تک پہنچ چکی تھی۔ قریباً پونے تین سال کام کرنے کے بعد خاکسار نے چوہدری محمد اسحٰق صاحب کو چارج دیا۔ ان کے ذریعہ بھی بفضلہ تعالےٰ ۹ افراد نے احمدیت کی صداقت کو قبول کیا۔ ۲۱ر اکتوبر ۳۸ء میں جاپانی افواج نے اچانک کینٹن پر قبضہ کر لیا۔ راستہ بند ہو جانے کی وجہ سے اس بدامنی کے علاقہ میں میں تین ماہ محصور رہا۔ اس وقت بھی اللہ تعالےٰ نے احمدیت کی تبلیغ کی توفیق دی۔ گھروں میں جا کر اور ٹریکٹ کی اشاعت کے ذریعہ ہزاروں خاندانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ زخمیوں کو سنبھالنے تیمارداری اور علاج کرنے کا بھی موقعہ ملا۔

اس وقت بھی بفضلہ کام جاری ہے۔ گزشتہ سال چین سے آنے والے ایک صاحب نے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں لکھا تھا۔ کہ احمدی نوجوان وہاں نمایاں کام کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال چنگنگ ایک چینی علامہ جو مصر کے تعلیم یافتہ ہیں جماعت میں داخل ہوئے۔ اسی طرح حال میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہانگ کانگ میں ایک معزز عہدہ دار چیف وارڈن نے بیعت کی ہے۔

خدا کے فضل سے اکناف عالم میں جماعت احمدیہ کی تنظیم کی عظمت محسوس کی جا رہی ہے اور یہ سوال کثرت سے ہوتا ہے۔ کہ اس عظیم الشان تنظیم کی آجکل کون قیادت کر رہا ہے۔ جس کا جواب یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ جو رحمت کا نشان ہو کر آیا۔ اور جس کی پیدائش سے پہلے خبر دی گئی تھی۔ کہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔

حضور کے عہد خلافت میں دنیا کے کناروں سے آنے والے مہاجرین میں چینی خاندان بھی ہیں۔ جنہیں چین کی چار زبانیں کنتی۔ ہاکا۔ ہکلو اور شانتونگ بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اگرچہ اس وقت چین مشن بچپن کی حالت میں ہے لیکن جو بشارتیں حضور علیہ السلام کو حال ہی میں چین کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے دی گئی ہیں۔ اور حضور کے ذریعہ جو انتشار روحانیت ہوا ہے۔ اس کے واسطہ سے اس ادنیٰ خادم کو بھی کچھ حصہ ملا ہے۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد بہت جلد اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو ان علاقوں میں ذوالقرنینی بنیادیں قائم کرنے کی توفیق دیگا۔ اور حضور کے ذریعہ احمدیت کو اس ملک میں اقتدار اور غلبہ حاصل ہوگا۔ اور وہ اقوام اس موعود ذی شان سے برکت پائیں گی۔ فوج در فوج اس علم احمدیت کے نیچے پناہ لیں گی جس کے طفیل پھر امن و سلامتی کے ساتھ ترقی کرینگی انشاءاللہ تعالےٰ

جاپان —— صوفی عبدالقدیر صاحب

مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔ اے نے جاپان میں تبلیغ احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم سے میں ۱۹۳۵ء میں جاپان گیا۔ اس سے پہلے اس ملک میں تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کا کوئی مشن نہیں تھا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت میرے کام کا بڑا ضروری حصہ یہ تھا۔ کہ تبلیغ اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے جاپان کا سروے کر کے مرکز میں رپورٹ کروں۔ کہ اس ملک کے مخصوص حالات کے پیش نظر تبلیغ اسلام کے کام میں کس قسم کی رکاوٹیں اور مشکلات پیش آنے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اور اس ملک کے حالات میں کون کونسی ایسی باتیں ہیں۔ جن سے یہ توقع کی جا سکے۔ کہ وہ تبلیغ اسلام میں ممد ثابت ہونگی۔

اس سروے کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ کہ جاپانی زندگی جاپانی قومی کیریکٹر جاپانی حکومت جاپانی سیاست جاپانی تمدن جاپانی ارادوں اور امنگوں کے ہر اس پہلو کا غور سے مطالعہ کیا جائے جس کا مذہب کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہو۔ کم و بیش ایک سال کے قیام کے بعد یہ رپورٹ مرتب کر کے میں نے مرکز میں بھیجدی۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے وہاں دوسرا مبلغ بھی بھیجدیا یعنی مولوی عبدالغفور صاحب ناصر مولوی فاضل۔ یہ فروری ۳۷ء میں جاپان پہنچے۔ فروری ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک ہم دونوں اکٹھے کام کرتے رہے۔ اس کے بعد مجھے مرکز میں واپس بلا لیا گیا۔ اور مولوی عبدالغفور ناصر صاحب وہیں رہے۔ چونکہ جاپان جنگ میں کودنے کے قریب تھا۔ اور برطانوی رعایا کے افراد اس امر کے پیش نظر جاپان سے واپس آنے پر مجبور ہوئے۔ تو مولوی عبدالغفور صاحب کو بھی واپس آنا پڑا۔

جاپان میں اس سہ سالہ قیام میں میں نے جاپانی زبان سیکھنے کی انتہائی کوشش کی۔ اور تیسرے سال میں اتنی قابلیت پیدا ہو گئی تھی۔ کہ تبلیغ کا کام اس زبان کے ذریعہ ایک حد تک سرانجام دے سکتا تھا۔ اس کے علاوہ انگریزی خوان طبقہ میں براہ راست انگریزی کے ذریعہ اور بعض علمی آسودہ حال اور اہم طبقوں میں ترجمان کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ہائی سکول اور کالج کے طلباء کے ساتھ میرے اچھے دوستانہ تعلقات اور بہت میل جول رہا۔ اور اس میل جول میں اسلام کی تعلیم ان تک پہنچانے کا خوب موقعہ ملتا رہا۔ جاپان کے بعض چوٹی کے مصوروں اور مصنفوں اور کالج کے پروفیسروں کو بھی تبلیغ کرنے کے مواقع ملے۔ جن سے فائدہ اٹھانے کی پوری کوشش کی گئی۔ یہ لوگ جو میرے زیر اثر آئے۔ ان میں سے اکثر اسلام کی خوبیوں کے گرویدہ تھے اور کہا کرتے تھے۔ کہ فی الحقیقت اگر کبھی ہم نے تبدیل مذہب کا فیصلہ کیا۔ تو اسلام کے سوا ہماری نظر میں کوئی مذہب نہیں جچ سکیگا۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ جاپان کے مخصوص سیاسی حالات کے پیش نظر وہاں کی حکومت رعایا کے خیالات کی بہت کڑی نگرانی کرتی ہے۔ اگر کسی جاپانی کی نسبت یہ شبہ پیدا ہو جائے کہ اس کے خیالات حکومت کے منشور اور پسندکردہ خیالات سے اختلاف کرنے لگے ہیں تو مختلف رنگوں میں حکومت اس پر بڑی سختی سے نوٹس لیتی ہے۔ اس وجہ سے اور بعض دوسرے خاص حالات کے نتیجہ میں فی الحال جاپانیوں کے ذہنوں میں تبدیل مذہب کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ مگر موجودہ جنگ کے نتیجہ میں جاپان کی سیاست اور اندرونی نظم و نسق میں بعض اہم اور دوررس تبدیلیاں پیدا ہونی لازمی اور لابدی ہیں۔ یہ تبدیلیاں رونما ہونے کے بعد تبلیغ اسلام کا بیج اس ملک میں اسی طرح پھولے پھلے گا۔ جس طرح شدید سردی برف باری اور یخ کے دن گزرنے کے بعد جب گرمی کا موسم آتا ہے۔ تو یخ بستہ زمین پر چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ پھیل جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۸۸۶ء کا سفر ہوشیارپور اور مصلح موعود کی پیشگوئی کا اعلان

۲۰؍ فروری کو ہوشیارپور میں جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے تلاوت قرآن کریم کرنے کے بعد جو تقریر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے فرمائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے :-

میں اُس سفر کے متعلق چند الفاظ آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور کا کیا۔ ۱۸۸۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ چہارم کی اشاعت کے بعد یہ خیال ظاہر فرمایا۔ کہ حضور اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت کسی جگہ جاکر خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ میرے پھوپھا میاں عبداللہ صاحب سنوری کو جب معلوم ہوا۔ کہ حضور کا یہ ارادہ ہے۔ تو انہوں نے نہایت ادب کے ساتھ درخواست کی۔ کہ جب حضور اس سفر پر تشریف لے جائیں۔ تو انہیں بھی ضرور ساتھ لے چلیں۔ حضور نے ان کی یہ درخواست منظور فرمائی۔ پہلے حضور کا خیال تھا۔ کہ سجانپور ضلع گورداسپور میں جائیں گے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جب پھوپھا صاحب نے دریافت کیا۔ تو حضور نے ستمبر ۱۸۸۴ء کو یہ جواب دیا۔ کہ ابھی اس سفر میں کچھ موانع ہیں۔ ان ایام میں بارہا حضور کے دل میں یہ گزرتا۔ کہ کسی ایسی طرف چلا جائے کہ جہاں کوئی پرساں نہ ہو۔ آپ نے ساری دنیا میں یہ اعلان بھی کر رکھا تھا۔ کہ آپ آسمانی نشان دکھا سکتے ہیں۔ آخر جنوری ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ آپ کی عقدہ کشائی ہوشیارپور میں ہوگی۔ چنانچہ حضور نے پھوپھا صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دی۔ کہ اس سفر کے لئے خدا تعالےٰ نے ہوشیارپور کو چن لیا ہے اور وہاں جانے کا ارادہ ہے۔ آپ آجائیں۔ اس پر پھوپھا صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پھر شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کو حضور نے خط لکھا۔ کہ میں وہاں دو ماہ کے لئے آنا چاہتا ہوں۔ کسی مکان کا انتظام کر دیں۔ مکان ایسا ہو۔ جو شہر کے ایک طرف ہو۔ اور اس میں بالاخانہ بھی ہو۔ اس پر شیخ مہر علی صاحب نے انتظام فرما دیا۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ وہ جگہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ ۲۱؍ جنوری ۱۸۸۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہلی میں سوار ہوکر قادیان سے روانہ ہوئے۔ اور دریائے بیاس کو آپ نے بھیٹ کے پتن سے عبور کیا۔ حضور کے ہمراہ میرے پھوپھا صاحب۔ حافظ شیخ حامد علی صاحب جو حضور کے خادم تھے۔ اور ایک اور شخص فتح خاں تھا۔ جو قادیان سے بیس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں رسولپور کا رہنے والا تھا۔ اس لئے ہوشیار آتے ہوئے رستہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسولپور قیام فرمایا۔ اور دوسرے دن ۲۲؍ جنوری ۱۸۸۶ء بروز جمعہ اس شہر ہوشیارپور میں تشریف لے آئے اور اس مکان میں جو میری انگلی کی سیدھ میں ہے۔ اُترے۔ آتے ہی آپ نے اپنے ساتھیوں کے ذمے مختلف کام کر دئے۔ پھوپھا صاحب کا کام یہ تھا۔ کہ کھانا پکا کر حضور کو بالاخانہ میں پہنچا دیا کریں۔ حافظ حامد علی صاحب گھر کا بالائی کام کرتے تھے۔ اور فتح خاں بازار سے سودا وغیرہ لا دیا کرتا تھا۔ یہاں پہنچ کر بذریعہ دستی اشتہار یہ اعلان بھی کرایا گیا۔ کہ ۴۰ دن تک حضور سے کوئی شخص ملاقات کرنے نہ آئے اس کے بعد حضور پندرہ بیس دن یہاں رہینگے اس وقت جو ملنا چاہے۔ مل سکتا ہے۔ اس طرح اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے والے مکان میں اللہ تعالیٰ کے حضور بہ تن خلوت میں رہے۔ اس عرصہ میں اللہ تعالےٰ سے بہت راز و نیاز کی باتیں ہوتی رہیں۔ اور حضور کو خدا نے اپنے قرب کا ایک عظیم الشان نشان عطا فرمایا۔ چنانچہ ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ نے ایک اشتہار تحریر فرمایا جس میں وہ مشہور پیشگوئی درج ہے۔ جو آج ہماری آنکھوں کا نور اور ہمارے دل کا سرور ہے اس مکان سے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں اور جو اُس زمانہ میں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کا طویلہ کہلاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے عظیم الشان بشارت پاکر یہ اشتہار شائع فرمایا۔ اور وہ یہ ہے حضور فرماتے ہیں :-

”پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے۔ آج ۲۰؍ فروری ۱۸۸۶ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے۔ برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونے کے طور پر لکھی جاتی ہے۔ اور مفصل رسالہ میں مندرج ہو گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالےٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آتے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالینگے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے

سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کیلئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

سیدہ اُمّ طاہر احمد صاحبہ کے ساتھ انکی غیر معمولی خوبیوں اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے تمام جماعت احمدیہ کو جس قدر اخلاص اور محبت ہے۔ اس کا اظہار کئی رنگوں میں اسی وقت سے ہو رہا ہے۔ جب سے سیدہ موصوفہ علیل ہوئی ہیں۔ صدقات دئے گئے۔ اور انفرادی اور جماعتی رنگ میں دعائیں نہایت خشوع و خضوع سے کی جا رہی ہیں چاہیئے کہ اس سلسلہ کو اور زیادہ زور کے ساتھ جاری رکھا جائے اور قبولیت دعا کے ان طریقوں پر عمل کرتے ہوئے جاری رکھا جائے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائے ہوئے ہیں اور جن پر عمل کرتے ہوئے بڑے بڑے اہم مقاصد میں کامیابیاں حاصل ہو چکی ہیں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفارہ کے متعلق تبادلہ خیالات

پادری عبدالحق صاحب لاجواب ہو کر گالیاں دینے لگ گئے

چک ۹۹ شمالی سرگودھا میں عیسائیوں سے جماعت احمدیہ کا ۱۲-۱۳ فروری کو الوہیت مسیح اور کفارہ پر مناظرہ مقرر ہو چکا تھا عیسائیوں نے چیلنج دیا تھا جسے جماعت احمدیہ نے قبول کر لیا۔ اس مناظرہ کے لئے مرکز سے خاکسار اور مولوی عبدالغفور صاحب پہنچے۔ مگر وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ عیسائیوں نے مناظرہ بند کر دیا ہے۔ اور اپنے مناظرین کو سرگودھا میں ہی روک لیا ہے۔ دوسرے دن ہم سرگودھا پہنچے۔ گرجے میں پادری عبدالحق صاحب کی تقریر تھی۔ جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ شریعت کے ذریعہ خدا کی قدرت ظاہر نہیں ہوئی۔ کیونکہ شریعت کا مقصد پورا نہیں ہوا۔ اور وہ گناہ دور نہیں کر سکی۔ صلیب کے ذریعہ خدائی قدرت ظاہر ہوئی کیونکہ وہ دائمی حیات کا موجب ہوئی۔ ظاہری ساز و سامان مال و دولت اولاد کوئی برکت نہیں۔ افسوس کہ بعض مسیحی ان سے چمٹنے لگ جاتے ہیں۔ اصل برکت ابدی حیات ہے۔ جو صلیب سے حاصل ہوتی ہے۔ تقریر کے آخر میں کہا انگریزوں نے عیسائیت کی بدولت حکومت کی برکت حاصل کی۔ تقریر کے بعد ہمارے ایک احمدی دوست کی درخواست پر پادری صاحب نے سوال و جواب کا موقعہ دیا۔ جس پر خاکسار اور پادری صاحب کے درمیان مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔

خاکسار: آپ نے مسیحوں کی اولاد کو برکت قرار نہیں دیا۔ لیکن انگریزوں کی حکومت کو برکت قرار دیا ہے۔ اس کے کیا معنی؟

پادری صاحب: میری مراد یہ تھی۔ کہ انگریزوں کو حکومت مذہب کے طفیل ملی ہے اور جو دنیاوی نعمت مذہب کے طفیل ملے وہ برکت ہے۔

خاکسار: تو پھر قانون کو قدرت کا مظہر نہ بتانا غلطی ہے۔

پادری صاحب: میں نے تو بائیبل کی شریعت کے متعلق کہا ہے۔ کہ وہ گناہ کو دور نہیں کر سکی۔ حالانکہ اس کا مقصد نیکی پیدا کرنا بتایا گیا ہے۔ ہاں شریعت بے فائدہ نہیں۔ وہ حلال و حرام بتاتی ہے۔ اور ظاہری پاکیزگی کی بھی تعلیم دیتی ہے۔ اور بمنزلہ استاد ہے۔

خاکسار: شریعت کا استاد ہونا تو قدرت کا پہلو ہوا۔ نہ کہ کمزوری کا۔ پھر شریعت سے قدرت ظاہر ہوئی نہ کمزوری۔ اگر آپ کی شریعت نیکی پھیلانے میں کمزور ثابت ہوئی ہے۔ تو مسیحیت بھی تو گناہ دور نہیں کر سکی۔ گناہ کی کثرت ویسے ہی موجود ہے بلکہ پہلے سے بڑھ کر۔

پادری صاحب: مسیحیت کا مقصد نیکی پھیلانا نہیں۔ صلیب حیات ابدی کا ذریعہ ہے۔

خاکسار: مسیح کے مصلوب ہونے سے پہلے جو قومیں گزریں۔ انہوں نے بغیر کفارہ نجات حاصل کی یا نہیں۔

پادری صاحب: نجات تو انہوں نے ضرور حاصل کی۔ مگر ان کے لئے کفارہ حیوانات کی قربانی تھی۔

خاکسار: جب حیوانات کی قربانی سے نجات ہو سکتی ہے۔ تو خدا کو اپنا بیٹا قربان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

پادری صاحب: حیوانات کی قربانی در اصل اصل قربانی کی تمثیل تھی۔ پہلے لوگ اصل قربانی کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔ کیونکہ ان کا ذہنی ارتقا ایسا نہ تھا۔ قربانی کی روح یہ ہے۔ کہ انسان کے دل پر چھری چل جائے۔ جیسے ابراہیم جب بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گیا۔ اور اسکے دل پر چھری چل گئی۔ تو خدا نے کہہ دیا اب بیٹا ذبح کرنے کی ضرورت نہیں۔ قربانی کا مقصد حاصل ہو گیا۔ بائیبل بتاتی ہے۔ کہ خدا کو قربانی کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا۔

خاکسار: اگر قربانی میں ذہنی ارتقا کی وجہ سے تدریجی ترقی ہوئی ہے۔ تو پھر خدا نے بیٹا قربان کرنے سے پہلے ملائکہ کی قربانی کیوں نہ کی۔

پادری صاحب: ملائکہ عالم شہادت سے تعلق نہیں رکھتے۔ عالم غیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ قربان نہیں ہو سکتے۔

خاکسار: خدا بھی تو عالم شہادت سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ عالم غیب سے تعلق رکھتا ہے۔ پھر خدا کے بیٹے کی قربانی جو آپ کے نزدیک خود بھی کامل خدا ہے کیسے جائز ہو سکتی ہے۔

پادری صاحب جھنجھلا کر: میں جواب دے چکا ہوں۔ تم کم فہم ہو۔ بار بار سوال دہراتے ہو۔ ملائکہ چونکہ ایمانیات میں داخل ہیں وہ قربان نہیں ہو سکتے۔

خاکسار: پادری صاحب گالیاں آپ بے شک اور دے لیں۔ مگر یہ تو سوچئے اگر ملائکہ اس وجہ سے قربان نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ ایمانیات میں داخل ہیں۔ تو خدا کا بیٹا کیسے قربان ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ بھی ایمانیات میں داخل ہے۔ ماسوا اس کے جب پہلے لوگوں کی نجات بیٹے کی قربانی کے بغیر ہو گئی۔ تو خدا کا بیٹا قربان کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

پادری صاحب: یہ ڈھٹائی اور بے شرمی ہے۔ میں جواب دے چکا ہوں۔ پہلے لوگوں کے لئے حیوانات کی قربانی اصل قربانی کی تمثیل تھی۔ ان کی نجات ضرور ہوئی۔ مگر وہ درجہ میں کم ہیں۔ ہم نجات کو انفرادی چیز نہیں مانتے۔ ہم انسانیت کی نجات کے قائل ہیں۔

خاکسار: انسانیت سے آپکی کیا مراد ہے۔

پادری صاحب: نوع انسان۔

خاکسار: نوع کا وجود تو افراد کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ اور جب تک افراد کی نجات نہ ہو۔ نوع کی نجات قرار نہیں دی جا سکتی۔

پادری صاحب: مگر درجہ میں تو فرق ہے جس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے جسم میں ہاتھ پاؤں اور سر۔ ہمارا مقصد یہ ہے۔ کہ پہلوں پچھلوں۔ بوڑھوں۔ جوانوں عورتوں اور بچوں میں جو لوگ نجات پانے کے قابل ہوں گے۔ ان کو خدا چن لے گا۔ اور ان میں رہے گا۔ باقی جہنم میں ڈالے جائینگے

اس پر جب میں نے جرح کرنی چاہی۔ تو پادری صاحب نے مجھے بے شرم قرار دیتے ہوئے مولوی عبدالغفور صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اوکاڑے میں تم مجھ سے مناظرہ میں بھاگ گئے ہو۔ میں نے مناظرہ میں غیر مذاہب کے ثالثوں کی شرط پیش کی تھی۔ تم نے نہ مانی۔ اس پر مولوی عبدالغفور صاحب نے اوکاڑہ کے حالات سنائے۔ اور کہا۔ کہ میرا جواب بھی یاد ہے۔ میں نے کہا تھا۔ اگر تمہیں فقیہوں اور فریسیوں کا فیصلہ مسیح کے متعلق منظور ہے۔ تو میں بھی ثالثوں کی شرط منظور کر لیتا ہوں۔ ورنہ پبلک خود فیصلہ کرے گی پہلے تو آپ نے یہ حجت تراشی کہ ناظر صاحب کی نمائندگی کی سند پیش کرو۔ جس پر نظارت کی مہر ہو۔ کہ تمہیں میرے مقابلہ کے لئے نمائندہ تجویز کیا گیا ہے۔ لیکن جب میں نے نظارت کا خط پیش کر دیا۔ جس پر نظارت کی مہر تھی۔ تو آپ ثالثوں کی شرط لگا کر مناظرہ سے فرار کر گئے۔ میں نے کہا۔ اگر ثالث آپ کے خلاف فیصلہ دیں گے تو آپ مان لیں گے۔ مگر آپ انکار کر گئے۔ اس پر گفتگو ختم ہو گئی۔

خاکسار محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

درخواست دعائے مغفرت و بلندی درجات

میری والدہ صاحبہ بعمر ۸۰ سال ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش کو فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۳۲ء میں میرے احمدی ہو جانے پر گو مجھ سے خفا ہو گئیں۔ لیکن عوام کی شدید مخالفت اور تکلیف دہی کے منصوبوں کو دیکھ کر مجھ سے منفرتی ہمدردی کرتیں سخت پریشانی اور دعاؤں میں ان ایام میں لگی رہیں۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان کو چند رویا دکھائی گئیں۔ ایک رویا انہوں نے میرے متعلق یہ دیکھی۔ کہ میرا چہرہ بڑا خوبصورت وجیہہ اور چاند کی مانند ہے۔ میری سابق زندگی میں بھی نمایاں تغیر دیکھ کر ان کو اطمینان ہو گیا۔ کہ احمدیت حق ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت قبول کر لی۔ ذکر حبیب اور خطبہ جمعہ م جب کبھی ان کے سامنے پڑھتا غور سے سنتیں اور آبدیدہ ہو جاتیں۔ کئی مرتبہ انہوں نے مجھے دعا کی تحریک کی۔ میرا بڑا بھائی سال ۱۹۱۷ء میں فوت ہوا۔ تو ان کو سخت صدمہ پہنچا۔ میری عمر ۱۸ سال تھی۔ والدہ صاحبہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۵۱ منکہ عالم بی بی زوجہ منشی عبد الحکیم صاحب قوم بھٹہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ میرا صرف مبلغ یکصد روپیہ حق مہر تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مگر چونکہ یہ رقم میں دیر سے خرچ کر چکی ہوں۔ اس لئے میں ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے قسط دار ۱/۱۰ حصہ کی رقم مبلغ دس روپے ادا کر دونگی اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی رقم قابل ادائیگی میرے ذمہ ہوئی۔ تو اس کی ادائیگی کے میرے وارث ذمہ دار ہونگے۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا عالم بی بی موصیہ قادیان دار البرکات۔

گواہ شد:۔ منشی عبد الحکیم خاوند موصیہ قادیان

گواہ شد:۔ حکیم محمد صدیق بھتیجہ موصیہ قادیان (مالک دواخانہ طب جدید)

۷۲۴۷ منکہ شیر محمد ولد محمد سلیمان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن چک ۵۶۵ گنگا پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۴۴/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میں اسوقت دیہاتی مبلغین میں کام کرتا ہوں۔ چوبیس روپیہ ماہوار مجھے وظیفہ ملتا ہے۔ میں اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی یعنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ کمی بیشی آمد کی اطلاع اور جائیداد پیدا کردہ کی اطلاع دیتا رہونگا۔ الہ۔۔۔ بقلم خود شیر محمد واقف تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف آفندی مولوی فاضل قادیان۔ گواہ شد:

اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ ؍فروری ۱۹۴۴ء کو چوہدری اللہ دتا ولد جلال الدین ساکن موضع کلو پیارا تحصیل سیالکوٹ کا نکاح ہاجرہ بی بی بنت چوہدری صدر دین صاحب ساکن موضع خانانوالی میانوالی تحصیل نارووال کے ساتھ مورخہ ۹ ؍جنوری ۱۹۴۴ء کو بہ عوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر اور پندرہ روپیہ ماہوار جیب خرچ مولوی عبد العزیز صاحب مغل نے جامعہ مسجد احمدیہ لاہور میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار کریم بخش احمدی موضع بھاگو بھٹی ڈاکخانہ چھاؤنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب سے ضروری درخواست

الفضل کے جن خریدار اصحاب کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ ؍مارچ ۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انکی اطلاع کیلئے انکے پتوں کی چٹوں پر سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ ۵ ؍مارچ تک چندہ ارسال فرمادیں۔ بصورت عدم وصولی چندہ ۵ ؍مارچ کو ایسے تمام دوستوں کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائینگے۔ جن کا وصول کرنا احباب کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (مینجر الفضل قادیان)

فلیگ بوٹ پالش

مکرم سید منصور احمد صاحب جنرل مرچنٹ منٹگمری لکھتے ہیں:۔ آپکا "فلیگ بوٹ پالش" اس آرڈر سے قبل دو گرس منگوا چکے ہیں۔ یہ مال نہایت عمدہ اور چمکدار ثابت ہوا ہے۔ چار گرس مزید مال ارسال کریں۔

چھوٹا سائز فی درجن دو روپے محصولڈاک ۹؍ فی گرس ۲۲/۸/-

مینجر ڈائمنڈ انڈسٹریز قادیان

کوئن ٹیبلٹ ←←← **ملیریا کی بہترین دوا**

دی کوئن سٹورز قادیان

ایک نرالی بات

تسلی کرا دیجاوے تو دمہ، بواسیر وغیرہ کو آرام ہونے پر قیمت نیز جوتوں کے کالے کیل اور ایسا ہی دیگر آہنی سامان منگانے سے پیشتر ہمارے نرخ ضرور معلوم کریں۔

یونائیٹڈ ورکس قادیان

حکیم قیس مینائی صاحب کے تین عجائبات

طبی دوال:۔ وحشت۔ ضعفِ قلب۔ ضعفِ اعصاب۔ ذکاوتِ حس۔ عصبی بھڑک۔ مراق مالیخولیا۔ مردوں اور عورتوں کا ہسٹیریا۔ اختناق الرحم وغیرہ امراض میں ایک عجیب الاثر دوا ہے۔ چالیس یوم کے لئے پانچ روپیہ۔

طبی چاول:۔ جتنے چاول کھلایئے۔ اُتنے ہی دست آئیں گے نہ کم نہ زیادہ۔ منقی معدہ ہونیکے علاوہ مصفی خون بھی ہے چالیس خوراک ۲ روپے آٹھ آنے

طبی نخود:۔ ہر قسم کے بخاروں کیلئے بالخصوص ملیریا کیلئے کونین سے بڑھ کر زود اثر اور کونین کے بد اثرات سے مبرا۔ چالیس خوراک ۲ روپے آٹھ آنے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔

قاضی عبد الوحید مینجر دواخانہ دار الشفاء قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ حضرت حکیم مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں یہ دواخانہ جاری ہوا۔ اور آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا گیا ہے کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

رکھا گیا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مُردہ پیدا ہوں یا اسقاط ہو جاتا ہو۔ تو اُسے اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے فوراً حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان سے منگوا کر استعمال کریں قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ تیرہ روپیہ۔ پانچ تولہ یکمشت منگوانے پر سوا روپیہ تولہ

مینجر عبد القدیر کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کی تمام امراض خصوصاً ککروں کے لئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے اسکے چند دن کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ نظر کو تیز کرتا ہے قیمت فی تولہ دو روپے۔

منہ میں زہر

اگر آپکے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیز کار بالک منجن دانتوں کے لئے بیحد مفید ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ۔

عزیز کار بالک منجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

اکسیر اٹھرا

یہ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں وکشمیر کا تجویز فرمودہ نسخہ ہے۔ ہم نے یہ نسخہ "اکسیر اٹھرا" کے نام سے تیار کیا ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جنکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے "اکسیر اٹھرا" لاثانی دوا ہے۔ قیمت عہ فی تولہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے گیارہ روپے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

دہلی ۲۹ فروری۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سنٹرل اسمبلی کی نامنظوری کے باوجود ریلوے کرایہ میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

دہلی ۲۹ فروری۔ مسلم ریلوے ملازمین کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل حسین امام صاحب نے بتایا کہ ہندوستان میں ریلوے ملازمین کو تنخواہوں میں ۴۹ کروڑ روپیہ دیا جاتا ہے۔ جس میں سے صرف ۴ کروڑ مسلمانوں کے حصہ میں آتا ہے۔

ڈبلن ۲۹ فروری۔ آئرلینڈ کے وزیراعظم مسٹر ڈی ولیرا نے ایک تقریر میں کہا کہ آئرلینڈ کے لئے جنگ کی لپیٹ میں آجانے کا خطرہ ہر لحظہ بڑھ رہا ہے۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ تربیت یافتہ فوج رکھنی چاہئے۔

لاہور ۲۹ فروری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ کوئی مالک مکان یا اس کا نمائندہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت حاصل کئے بغیر اپنے کرایہ دار کو نکالنے کے لئے عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر نہیں کرسکتا۔

نیپلز ۲۹ فروری۔ مارشل بڈوگلیو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میں نے اتحادیوں سے درخواست کی ہے کہ اٹلی کو اپنا حلیف قرار دیں۔ مگر امید نہیں یہ درخواست منظور ہو۔ اگر اتحادی اسلحہ مہیا کریں۔ تو میں اب بھی اطالوی فوج کے دس ڈویژن میدان میں لاسکتا ہوں۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ ہٹلر نے سکوف کی محافظ جرمن افواج کو حکم دیا ہے کہ اسکی آخر دم تک حفاظت کریں۔ اور ہتھیار ہرگز نہ ڈالیں۔

امرتسر ۲۸ فروری۔ سونا ۷۳ روپے ۱۲ آنے۔ چاندی ۱۲۵ روپے پونڈ ۹۴ روپے

اوکاڑہ ۲۸ فروری۔ گندم دڑہ ۹ روپے ۱۰ آنے ۵۹۱ ۹ روپے ۱۲ آنے چاول ۱۲ روپے ۴ آنے۔ بنولہ پیور ۷ روپے ۱۲ آنے۔ گڑ ۹ روپے تا ۹ روپے ۸ آنے۔ شکر ۱۰ روپے تا ۱۱ روپے ۸ آنے تیل توریہ ۳۲ روپے ۸ آنے۔

مدراس ۲۹ فروری۔ مسٹر راجگوپال اچاریہ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ میرا کامل یقین ہے۔ کہ ہندوستان کے مسئلہ کا سوائے اس کے کوئی حل نہیں۔ کہ اسے انتظامی لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۲۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت مصر اور حکومت عراق نے امریکی گورنمنٹ کی اس تجویز کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ فلسطین میں ایک یہودی سٹیٹ قائم کی جائے۔

یروشلم ۲۹ فروری۔ کل صبح شہر کے مرکز میں ایک خوفناک بم پھٹا۔ جو پولیس کو ایک چونگی خانہ میں ملا تھا۔ پرسوں شاہ تل عفیف کے چونگی خانہ میں چار بم پھٹے۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ امریکہ سے اور کئی ہزار سپاہی انگلستان پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۲۹ فروری۔ ٹیکسٹائل بورڈ کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے حکومت ہند نے سوتی کپڑے اور دھاگے کے نرخوں میں مزید تخفیف کا اعلان کیا ہے۔ کپڑے کی قیمت ½ آنہ فی روپیہ کے حساب سے کم کی گئی ہے۔ اس حکم کا نفاذ وسط مارچ سے ہوگا۔

واشنگٹن ۲۹ فروری۔ امریکہ کے ایک ذمہ دار افسر کا بیان ہے۔ کہ ۱۹۴۳ء میں امریکہ نے روس کو ۴۸ لاکھ ٹن سامان بھیجا ہے۔ جس کی مجموعی قیمت ۳ ارب ۲۴ کروڑ ۳۸ لاکھ ڈالر ہے۔ اسکے علاوہ گذشتہ دو سال میں ۱۰۰ کروڑ پونڈ کا کچا مال روس بھیجا گیا۔

دہلی ۲۹ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں وزیر خزانہ نے ۴۵-۱۹۴۴ء کا بجٹ پیش کیا۔ اور بتایا کہ اس سال میں ۹۲ کروڑ ۴۳ لاکھ کا خسارہ ہے۔ اگلے سال کے لئے ۷۸ کروڑ ۲۱ لاکھ کے خسارہ کا اندازہ ہے۔ حکومت کو قرضوں کے حاصل کرنیکے پروگرام میں خاص کامیابی ہوئی ہے۔ اور جنگ کے آغاز سے اب تک ۵ ارب ۴۷ کروڑ روپیہ بطور قرضہ وصول ہوا ہے۔ اس کا نصف سے زیادہ حصہ گذشتہ بارہ ماہ میں وصول ہوا ہے۔ حکومت نے کرنسی کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے کئی قدم اٹھائے جن کا نتیجہ خاطر خواہ نکلا۔ اور حکومت کا پختہ ارادہ ہے۔ کہ وہ انہیں سختی سے کاربند رہے گی۔ گذشتہ چند ماہ میں صوبہ کی اقتصادی حالت

بہت سدھر گئی ہے۔ اور اسے درست رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قرضے حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

دہلی ۲۹ فروری۔ حکومت ہند کے ڈیفنس ممبر سر فیروز خاں نون نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس وقت ہندوستانی فوج کی تعداد ½۱۷ لاکھ ہے۔ اور اس میں ہر ماہ تیس ہزار کا اضافہ ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے کئی حملے کر کے کچھ اونچی جگہ دشمن سے چھین لی ہے۔ اتحادی طیاروں نے روم کے علاقہ میں ہوائی میدانوں کو نشانہ بنایا۔ اور یورپ میں دشمن کے علاقوں پر زبردست حملے کئے۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ پسکوف پر بڑھنے والی روسی فوج اب شہر کے بچاؤ کے مورچے توڑ کر اندر داخل ہوگئی ہے۔ جرمن لگاتار جوابی حملے کر رہے ہیں۔ اور سپاہی ٹینک برابر لڑائی میں جھونک رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ فروری۔ دو سو امریکی بمباروں نے رباؤل پر خوفناک حملہ کیا۔ اس کے علاوہ دیواک اور میدان کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ اٹلی میں انزیو کے محاذ پر انگریزی فوج نے اپنے مورچے زیادہ مضبوط کر لئے ہیں۔ دشمن نے پانچویں فوج کے مورچوں میں گھسنے کی کوشش کی۔ مگر بالکل ناکام رہا۔

دہلی ۲۹ فروری۔ اراکان کے شمال مغرب میں اتحادی فوجوں نے ایک اہم پہاڑی پر قبضہ کر کے جاپانیوں کی طاقت کو بالکل توڑ دیا ہے۔ مایو کے مشرق میں دشمن کے جو دستے بھٹکتے پھر رہے تھے۔ وہ اتحادی گشتی دستوں سے بچکر نکل جانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کل تک دشمن کے ۱۰۰ سپاہی مارے جاچکے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن اب اپنی پہلی لائن پر لڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اتحادی طیاروں نے اراکان۔ کلاڈان اور شمالی برما میں دشمن کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔

دہلی ۲۹ فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں جنگی بجٹ پیش کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے جو تقریر کی۔ اس میں اعلان کیا۔ کہ چھالیا قہوہ اور چائے پر دو آنہ فی پونڈ مزید ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ تمباکو اور شرابوں پر سرچارج کی شرح بیس فیصدی سے بڑھا کر پچاس فیصدی کر دی گئی ہے۔ غیر زرعی جائیداد پر ٹیکس کا سوال بھی زیر غور کیا ہے جو صوبوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ سائنٹفک اور انڈسٹریل ریسرچ کے لئے مزید رقم منظور کی جائیگی۔

دہلی ۲۹ فروری۔ سر فیروز خاں نون ڈیفنس ممبر نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کے سمندری بیڑے میں اسوقت بیس ہزار ہندوستانی ہیں۔ اور ہوائی بیڑے میں تیس ہزار۔

لنڈن ۲۹ فروری۔ برطانیہ کے وزیر فضائی نے اپنے محکمہ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کا ہوائی بیڑہ اپنی بری اور سمندری فوجوں کے ساتھ ساتھ لڑائی میں حصہ لینے کے لئے بالکل تیار ہے۔ آپ نے بتایا کہ برلن پر جو ہوائی حملے ہوئے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں وہ حملے پاسنگ بھی نہیں جو جرمن لنڈن پر کرتے رہے ہیں۔ جرمنوں نے اپنے حملوں میں جتنے بم گرائے اتنے صرف جنوری ۱۹۴۴ء میں برلن پر گرائے گئے ہیں۔ دشمن پر ہوائی حملوں میں اب ہمارا نقصان بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ موجودہ دور [illegible]

تریاقِ کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے

فوری اثر دکھاتا ہے

ہر گھر میں اس دوا کا ہونا

ضروری ہے!

قیمت فی شیشی ۱؎ درمیانی شیشی ۸؍ چھوٹی شیشی ۱۰؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah